باب : 15

کتاب جھگڑے

جوناتھن جیسے جیسے شہر کے وسط سے قریب ہو رہا تھا، گلیوں میں چہل پہل اتنی ہی بڑھتی جا رہی تھی۔ چوہو تھوڑے سے فاصلے پر اس کے پیچھے ہی تھا۔ یہ بلا ایک مقصد کا حامل تھا؛ ہر چوہےکو پکڑ لینے والا اور کھانے کی ہرممکنہ چیز کو ڈھونڈ نکالنے والا۔ جتنا فاصلہ جوناتھن نے طے کیا تھا اس نے اس کا تین گنا فاصلہ طے کیا تھا؛ وہ پیچھے گلی کوچوں، کوڑے دانوں اورتنگ جگہوں کو کھنگالتا جاتا تھا۔ مسلسل صفائی کے باوجود بلے کے زرد بال میلے کچیلے اور بھدے ہو گئے تھے۔

خوش پوش افراد چہروں پرمصروفیت کے تاثرات لیے پید ل راستوں‌پرتیزی سے قدم اٹھا رہے تھےیا گھٹنوں کے بل چل رہے تھے۔ ایک بڑے کشادہ قطعے کو عبور کرتے ہوئے جوناتھن نے ایک معمر آدمی اور ایک جوان عورت کو دیکھا،جیسے وہ چیخنے چلانے کے مقابلے میں حصہ لے رہے تھے۔ وہ اپنے ہاتھوں کو پوری طاقت سے ہوا میں لہرا کر لعن طعن اور چیخ و پکار کر رہے تھے۔ جوناتھن بھی یہ دیکھنے کے لیے راہ گیروں کے چھوٹے سے مجمعے میں شامل ہو گیا کہ یہ لڑائی کیوں ہورہی ہے۔

اتنے میں پولیس وہاں پہنچ گئ ، اس نےانہیں کھینچ کھانچ کر علیٰحدہ کیا۔ جوناتھن نے ایک نحیف بوڑھی عورت کے کاندھے پرہاتھ رکھاجوایک لاٹھی پرجھکی ہوئی تھی اوراستفسارکیا،”یہ ایک دوسرے پر اتنا ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟“

عورت کے چہرے اورہاتھوں پر گہری شکنیں اورجھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے کمزور اورکانپتی آواز میں جواب دینے سے پہلے نوجوان جوناتھن کا بغور جائزہ لیا۔” یہ دونوں جھگڑالو برسوں سے کونسل لا ئبریری کی کتابوں پر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ آدمی کی ہمیشہ سے یہ شکایت ہے کہ اکثر کتابیں لچر جنس اور بد اخلاقی سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ایسی تمام کتابیں نکال کر جلا دی جا ئیں جبکہ وہ جواب میں اسے دکھاوے کا پاکباز کہتی ہے۔“

”کیا وہ یہ کتابیں پڑھنا چاہتی ہے؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”نہیں، یہ بات نہیں،“ قریب ہی گھٹنوں پر جھکا ایک دراز قد آدمی حقارت آمیز ہنسی ہنسا۔ اس کے پہلو میں ایک چھوٹی سی لڑکی کھڑی تھی ۔” وہ کچھ دوسری کتابوں کی شکایت کرتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ لائبریری کی زیادہ تر کتابیں جنسی اور نسلی تعصب سے بھری ہوئی ہیں۔“

”ڈیڈی ، ڈیڈی ، یہ’ تعصب‘ کیا ہے ؟“ لڑکی نے اس کے بازو کھینچتے ہوئے پوچھا ۔

”بعد میں، بیٹی۔ اچھا تو جیسا میں کہہ رہا تھا،“ آدمی نے اپنی بات جاری رکھی،” یہ عورت چاہتی ہے کہ یہ جنسی اورنسلی تعصب والی کتابیں نکال پھینکی جائیں اوربجائے ان کے لائبریری اس کی بتائی ہوئی کتابیں خریدے۔“

اس اثنا میں پولیس دونوں لڑنے والوں کو ہتھکڑیاں لگا چکی تھی اورانہیں گلی میں گھسیٹتی لے جا رہی تھی۔ جوناتھن نے اپنا سر ہلایا اورآہ بھری۔” میرا اندازہ ہے کہ پولیس نے انہیں اس لڑائی پر گرفتار کیا ہے ؟“

”بالکل نہیں،“ بوڑھی عورت نے قہقہہ لگایا۔” پولیس نے ان دونوں کو لائبریری ٹیکس ادا کرنے سے انکارپر گرفتار کیا ہے۔ قانون کے مطابق،ہر ایک کو ساری کتابوں کے لیے ٹیکس دینا پڑتا ہے وہ ان کتابوں کو پسند کرے یا نہ کرے۔“

”سچ؟“ جوناتھن بولا۔”پولیس لوگوں کو اپنا پیسہ اپنے پاس کیوں نہیں رکھنے دیتی وہ جو کچھ خریدنا چاہیں خود اس پیسے سے خرید یں؟“

”پھرتومیری بیٹی لائبریری بالکل نہیںجا سکے گی۔“خمیدہ آدمی بولا۔”اس نے ایک بڑی سی ٹا فی کا سرخ وسفید بل کھا تا ہوا ریپراتا ر کرٹافی کو اپنی بیٹی کے ہاتھ میں تھما یا ۔

”جناب،بات سنیں،“بوڑھی عورت نےٹافی کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا،”کیاآپ کی بیٹی کے ذہن کے لیے خوراک اتنی اہم نہیں جتنی اس کے پیٹ کے لیے خوراک اہم ہے؟“

”آپ کیابات کر رہی ہیں؟“آدمی نے معذرت خواہانہ لہجہ اختیار کر لیا۔اس کی بیٹی اپنے لباس کو پہلے ہی ٹافی سے داغدار کر چکی تھی ۔

عورت نے اعتماد سے جواب دیا ۔” پہلے ہمارے یہاں بہت سی چندہ لائبریریاں ہو تی تھیں ۔ انہیں’چندہ لِب‘کہا جاتا تھا ۔ اس کی سال

کی تھوڑی سی ممبر شپ فیس ہوتی تھی اور کسی کو کوئی شکایت نہیں تھی کیونکہ ہر ایک صرف اپنی پسند کی' چندہ لب ' کی فیس دیتا تھا ۔ چندہ لب کا ممبروں کے حصول کے لیے آپس میں مقابلہ بھی ہوتا تھا ۔ وہ کوشش کرتی تھیں کہ بہترین کتابیں اور بہترین عملہ رکھا جائے، اورایسے اوقات اورایسی جگہوں پر یہ لائبریریاں ہوں تاکہ سب کے لیے آسانی ہو ۔ بعض تو ایسی بھی تھیں جو گھر گھر جا کر کتابیں دیتی اور واپس لیتی تھیں ۔ لوگ اپنی پسند کی لب کی فیس دیتے تھے کیونکہ وہ لائبریری ممبرشپ کو اہم سمجھتے تھے۔"اس نے مزید اضافہ کیا ۔" وہ ٹافی کے بجائے اسے زیادہ ترجیح دیتے تھے۔"

جوناتھن کی طرف رخ کرتے ہوئے اس نے وضاحت کی ،

"پھرکونسل آف لارڈز نے فیصلہ کیا کہ لائبریری نہایت اہم چیز ہے، اسے لوگوں کی مرضی پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یوں ٹیکس دہندگان کےخرچے پرکونسل نے ایک بڑی سرکاری لائبریری گلِب (4)قائم کر دی۔ گلب بڑی جلدی مقبول ہو گئی کیونکہ یہ مفت تھی۔ کتابیں پڑھنے کے لیے لوگوں کو کچھ بھی نہ دینا پڑتا تھا۔ چندہ لب کے ہرلائبریرین جتنا کا م کرنے کے لیے کونسل نے بڑی بڑی تنخواہوں پر تین گلب لائبریرین ملازم رکھے۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ہی چندہ لب بند ہو گئیں۔"

"لارڈزنےمفت لائبریری مہیا کردی؟"جوناتھن نے دہرایا۔" مگر میراخیا ل ہے آپ نےبتایا تھا کہ ہرایک کو لائبریری ٹیکس دینا پڑتا ہے؟"

"یہ صحیح ہے۔ لیکن بس یہ رسم بن گئی ہے کہ کونسل کی سہولیات کو مفت کا نام دیا جاتا ہے، گرچہ لوگوں کو ان کے لیے ٹیکس دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس طر ح یہ کچھ زیادہ مہذب لگتا ہے،" اس نے استہزا سے بوجھل آواز میں کہا ۔

دراز قد آدمی نے فوراً اعتراض کیا،" چندہ لائبریریاں؟ میں نے تو کبھی ان کے بارے میں نہیں سنا!"

"ہاں، بالکل نہیں،"بوڑھی عورت نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ "گلب کو قائم ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ آپ کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتے۔"

"بس بس، رکنا ذرا!"، آدمی اپنے گھٹنوں پر آگے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے چیخا۔" کیا آپ لائبریری ٹیکس کو غلط کہہ رہی ہیں؟

اگر لارڈز ایک اچھی سہولت مہیا کر تے ہیں تو لوگوں کو کچھ نہ کچھ تودینا پڑے گا۔“

”یہ کتنی اچھی سہولت ہے کہ اس کے لیے انہیں طاقت استعمال کرنی پڑتی ہے؟“ بوڑھی عورت نے کہا۔ وہ گھٹنوں پر جھکے دراز قد آدمی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی ۔

”ہر کوئی یہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کیا بہتر ہے! اور کچھ اس کا خرچ نہیں اٹھا سکتے۔ “آدمی نے اعلان کیا۔”اور ذہین لوگ جانتے ہیں کہ مفت کتابیں ایک آزاد معاشرہ تشکیل دیتی ہیں۔ اور ٹیکس بوجھ کو تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ ہر ایک اپنا معقول حصہ ادا کرے ورنہ پھر مفت خورے دوسروں کے سرپر عیش کریں گے!“

”اب مفت خورے پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئے ہیں،“ بوڑھی عورت نے جواب دیا۔” فائدہ اٹھانے کے عادی اوروہ جنھیں ٹیکس سے استشنٰی حاصل ہے، سب کے سب دوسروں کے سرپرعیش کرتے ہیں۔ کیسی زبردست بات ہے! کیا خیال ہے آپ کاکونسل آف لارڈز میں کون زیادہ اثرو رسوخ رکھتا ہے؟ اوپر تک تعلقات رکھنے والا حمایتی یا کوئی غریب بے چارہ،جو اپنےکام سے فارغ ہوتا ہےتوگلب بند ہو چکی ہوتی ہے؟“

آدمی نے اپنی لڑکی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے اور آگے کی طرف بڑھتے ہوئے غصے سے جواب دیا،” تو آپ لائبریری کے لیے کس قسم کے انتخاب کی آزادی مانگتی ہیں؟ کیا آپ ایک ایسی چندہ لائبریری کا انتخاب کرنا چاہتی ہیں جو معاشرے کے کچھ گروہوں کے بارے میں تعصب سے کام لیتی ہو؟“

”آپ تعصب سے بچ نہیں سکتے!“ عورت جھک کر اس کے چہرے کے قریب ہو گئی اوراسی طرح سخت آواز میں بولی۔” کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کونسل میں بیٹھے ہوئے مسخرے آپ کے لیے تعصب کا انتخاب کریں؟“

”مسخرا کون ہے؟“ آدمی چیخا، اس نے دھکا دے کر بوڑھی عورت کوبے تواز ن کر دیا تھا۔” آپ کو یہ پسند نہیں تو پھرآپ کورمپو کو چھوڑ کیوں نہیں دیتیں!“

”بدتمیزپاجی!“عورت نے اپنی لاٹھی اس کے سرپرتانتے ہوئے جواب دیا۔”میں تمہاری گلب کے لیے اس وقت سے ٹیکس دے رہی ہوں جب تم ابھی پیدا بھی نہیں ہو ئے تھے!“

اب یہ دونوں اسی طرح ایک دوسرےپربرس رہے تھے،چھوٹی لڑکی رونےلگی تھی اور کوئی شخص ایک مرتبہ پھر پولیس کو بلانے کے لیےکھسک گیاتھا۔ جوناتھن بھی دھیرےسےان لوگوں سےآگےنکلا اورقریب ہی موجود گلب کے پرسکون ماحول تک پہنچنے کے لیے چوک سے بھاگ کھڑا ہوا۔